www.KitaboSunnat.com

مسئلہ رؤیتِ ہلال

رؤیتِ ہلال میں اختلافِ مطالع کا اعتبار ہے!!

[ہند کے علماءِ اہل سنت کا متفقہ موقف]

"محدث" کے گزشتہ شمارے میں ہم نے عرض کیا تھا کہ رؤیتِ ہلال کے مسئلے میں جہاں اختلافِ مطالع کا فرق بہت زیادہ ہو، تو وہاں ایک علاقے کی رؤیت دور دراز کے علاقے کے لیے کافی نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے برعکس حنفی مذہب میں ظاہر الروایہ کے مطابق اختلافِ مطالع کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اس لیے پاکستان کے بعض احناف کے نزدیک پورے عالم اسلام میں ایک ہی دن عید اور رمضان کا آغاز کیا جاسکتا ہے اور علمائے احناف کا یہ گروہ اسی پر زور دے رہا ہے۔

اکوڑہ خٹک سے استفتاء اسی سلسلے میں آیا تھا، جس کا مختصر جواب گزشتہ شمارے میں شائع ہو چکا ہے۔ حسن اتفاق سے اسکے معابعد "جدید فقہی مسائل" میں یہ بحث نظر سے گزری، جو بھارت کے ایک حنفی عالم کی تالیف ہے، اس میں نہ صرف اختلافِ مطالع کو معتبر قرار دیا گیا ہے، بلکہ پورے بھارت کے تمام مکاتبِ فکر کے علماء کا متفقہ فیصلہ بھی نقل کیا گیا ہے جس میں اختلافِ مطالع کے اعتبار کو تسلیم کیا گیا ہے

یہ گویا ہماری اُس رائے کی تائید ہے جو اکوڑہ خٹک کے مذکورہ استفتاء کے جواب میں گزشتہ شمارے میں ہم نے تحریر کیا تھا۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اسے بھی افادۂ عام کے لیے "محدث" میں شائع کر دیا جائے......ادارہ

اختلافِ مطالع کی بحث

یہ مسئلہ گو اپنی نوعیت کے لحاظ سے قدیم ہے لیکن عصر حاضر کے اکتشافات نیز تیز ذرائع مواصلات کی دریافت نے اسے پھر جدید مسائل کی فہرست میں داخل کر دیا ہے۔

مَطلَع کے معنی "چاند کے طلوع ہونے کی جگہ" کے ہیں۔ اس طرح "اختلافِ مطلع" کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے مختلف خطوں میں چاند کے طلوع ہونے اور نظر آنے کی جگہ الگ الگ ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ ایک جگہ چاند نمودار ہو اور دوسری جگہ نہ ہو۔ ایک جگہ ایک دن چاند نظر آئے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ دوسرے دن...... اب یہاں دو سوالات ہیں۔ ایک یہ کہ "اختلافِ مطلع" پایا جاتا ہے یا نہیں؟ دوسرے اگر پایا جاتا ہے تو اس کا اعتبار بھی ہو گا یا نہیں؟

پہلا مسئلہ اب نظری نہیں رہا بلکہ یہ بات مشاہدہ اور تجربہ کی سطح پر ثابت ہو چکی ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں مطلع کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بعض مقامات ایسے ہیں جن کے درمیان بارہ بارہ گھنٹوں کا فرق ہے۔ عین اس وقت جب ایک جگہ دن اپنے شباب پر ہوتا ہے تو دوسری جگہ رات اپنا آدھا سفر طے کر چکی ہوتی ہے۔ ٹھیک اس وقت جب ایک مقام پر ظہر ہوتی ہے دوسری جگہ مغرب کا وقت ہو چکا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ان حالات میں ان کا مطلع ایک ہو ہی نہیں سکتا۔ فرض کیجئے کہ جہاں مغرب کا وقت ہے، اگر وہاں چاند نظر آئے تو کیا جہاں ظہر کا وقت ہے وہاں بھی چاند نظر آ جائے گا یا اس کو مغرب کا وقت تسلیم کر لیا جائے گا......؟؟

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس مطلع کا اختلاف معتبر بھی ہو گا یا نہیں؟ احناف کا مشہور مسلک یہی ہے کہ اختلافِ مطالع کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی اگر مشرق کے کسی خطہ میں چاند نظر آیا تو وہ مغربی خطوں کے باشندوں کے لیے بھی حجت ہو گا اور یہی رؤیت ان کے لیے عیدین ورمضان ثابت کرنے کو کافی ہو گی۔

امام شافعیؒ اور کچھ دوسرے فقہاء کے یہاں اس اختلافِ مطالع کا اعتبار ہے اور ان کے یہاں ایک مقام کی رؤیت دوسرے مقام کے لیے بھی رؤیت اور چاند دیکھے جانے کی دلیل نہیں ہے۔ وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ لیکن ابن عباسؓ کی جس روایت کو وہ اپنی دلیل بناتے ہیں وہ ان کے نقطہ نظر کے لیے صریح اور دو ٹوک نہیں ہے۔ البتہ یہ بات بہت واضح ہے کہ نمازوں کے اوقات میں سبھی اختلافِ مطالع کا اعتبار کرتے ہیں۔ اگر ایک جگہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو چکا ہو اور دوسری جگہ نہ ہوا ہو تو جہاں وقت نہ ہوا ہو وہاں کے لوگ محض اس بنا پر ظہر وعشا کی نماز ادا نہیں کر سکتے کہ دوسری جگہ ان نمازوں کا وقت ہو چکا ہے یا اگر ایک جگہ مہینہ کا ۲۸واں ہی دن ہے اور دوسری جگہ ۲۹واں، جہاں چاند نظر آ گیا تو محض اس بنا پر ۲۸ویں تاریخ ہی پر مہینہ ختم کر کے اگلے دن رمضان یا عید نہیں کی جائے گی کہ دوسری جگہ چاند نظر آ گیا ہے۔

اس لیے یہ بات فطری اور انتہائی منطقی ہے کہ مطلع کے اختلاف کا اور اسی لحاظ سے رمضان اور عید کا اختلاف تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔ فقہا متقدمین کے دور میں اول تو معلوم کائنات کی یہ وسعت دریافت ہی نہ ہوئی تھی اور ممالک ہی نہیں، کئی براعظموں سے دنیا بے خبر اور نا آشنا تھی۔ پھر اس میں بھی مسلمان جزیرۃ العرب اور خلیجی علاقوں میں محدود تھے، اس وقت تک شاید یہ بات ممکن رہی ہو اور ان کے مطلع میں اتنا فرق نہ رہا ہو کہ اس کو الگ الگ سمجھا جائے، اس لیے فقہا نے ایسا کہا ہے چنانچہ خود فقہا احناف میں بھی مختلف محققین نے اختلافِ مطالع کا اعتبار کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محل نے اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور مختلف فقہا کی عبارتیں نقل کی ہیں جو یہاں ذکر کی جاتی ہیں، مشہور کتاب ''مراقی الفلاح'' کے مصنف لکھتے ہیں:

''وقيل يختلف ثبوته باختلاف المطالع واختاره صاحب التجريد كما إذا زالت الشمس عند قوم وغربت عند غيرهم فالظهر على الاوّلين لا المغرب لعدم انعقاد السبب فى حقهم''

''بعض حضرات کی رائے ہے کہ اختلافِ مطالع کی وجہ سے رؤیتِ ہلال کے ثبوت میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ تجرید القدوری کے مصنف نے اسی کو ترجیح دیا ہے جیسا کہ جب کچھ لوگوں کے یہاں آفتاب ڈھل جائے اور دوسروں کے یہاں غروب ہو جائے تو پہلے لوگوں پر ظہر ہے نہ کہ مغرب اس لیے کہ ان کے حق میں مغرب کا سبب متحقق نہیں ہوا ہے''

نیز اسی کے حاشیہ پر علامہ طحطاویؒ فرماتے ہیں:

''وهو الأشبه لأن انفصال الهلال مر عاع الشمس يختلف باختلاف الأقطار كما في دخول الوقت وخروجه وهذا مثبت فى علم الأفلاك والهيئة وأقل ما اختلف المطالع مسيرة شهر كما فى الجواهر''

''یہی رائے زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ چاند کا سورج کی کرنوں سے خالی ہونا علاقوں کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، جیسا کہ اوقات (نماز) کی آمد و رفت میں۔ اور یہ فلکیات اور علم ہیئت کی مطابق ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ نیز کم سے کم جس سے اختلافِ مطالع واقع ہوتا ہے، وہ ایک ماہ کی مسافت ہے جیسا کہ ''جواہر'' نامی کتاب میں ہے۔''

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

''أهل بلدة إذا رأوا الهلال هل يلزم فى حق كل بلدة، اختلف فيه فمنهم من قال لا يلزم ...... وفى القدوري إن كان بين البلدتين تفاوت لايختلف به المطالع ، يلزمه''

''ایک شہر والے جب چاند دیکھ لیں تو کیا تمام شہر والوں کے حق میں رؤیت لازم ہو جائے گی، اس میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے: لازم نہیں ہوگی...... اور قدوری میں ہے کہ اگر دو شہروں کے درمیان ایسا تفاوت ہو کہ مطلع تبدیل نہ ہوتا ہو تو اس صورت میں رؤیت لازم ہوگی۔''

صاحبِ ہدایہ اپنی کتاب ''مختارات النوازل'' میں ان الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أهل بلدة صاموا تسعة وعشرين يوما بالرؤية وأهل بلدة أخرى صاموا ثلاثين بالرؤية فعلى الأولين قضاءيوم إذا لم يختلف المطالع بينهما وأما إذا اختلفت لا يجب القضاء"

"ایک شہر والوں نے رؤیتِ ہلال کے بعد ۲۹ روزے رکھے اور دوسرے شہر والوں نے چاند ہی کی بنا پر ۳۰ روزے رکھے تو اگر ان دونوں شہروں میں مطلع کا اختلاف نہ ہو تو ۲۹ روزے رکھنے والوں کو ایک دن کی قضا کرنی ہوگی۔ اور اگر دونوں شہروں کا مطلع جداگانہ ہو تو قضا کی ضرورت نہیں۔"

محدث علامہ زیلعیؒ نے کنز الدقائق کی شرح "تبیین الحقائق" میں اس پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے۔ انہوں نے اختلافِ مطالع کی بحث میں فقہاءِ احناف کا اختلاف نقل کرنے کے بعد خود جو فیصلہ کیا ہے، وہ یہ ہے:

"الأشبه أن يعتبر لان كل قوم مخاطبون بما عندهم وانفصال الهلال عن شعاع الشمس يختلف باختلاف المطالع كما في دخول وقت الصلوة وخروجه يختلف باختلاف الأقطار"

"زیادہ صحیح بات ہے کہ اختلافِ مطالع معتبر ہے اس لیے کہ ہر جماعت اسی کی مخاطب ہوتی ہے جو اُس کو درپیش ہو اور چاند کا سورج کی کرنوں سے خالی ہونا مطالع کے اختلاف سے مختلف ہوتا رہتا ہے جیسے نمازوں کے ابتدائی اور انتہائی اوقات علاقائی اختلاف کی بنا پر مختلف ہوتے رہتے ہیں"

پھر اس موضوع پر مفصل بحث کرنے کے بعد علامہ لکھنوی نے جو جچا تلا فیصلہ کیا ہے وہ انہی کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے......

"اصح المذاہب عقلا و نقلا ہمیں است کہ ہر دو بلدہ کہ فیما بین آنہا مسافتے باشد کہ دراں اختلافِ مطالع می شود و تقدیرش مسافت یک ماہ است دریں صورت حکم رؤیت یک بلدہ بہ بلدہ دیگر نخواہد شد و در بلادِ متقاربہ کہ مسافت کم از کم یک ماہ داشتہ باشند حکم رؤیت یک بلدہ بہ بلدہ دیگر لازم خواہد شد (مجموعۃ الفتاویٰ علیٰ ہامش خلاصۃ الفتاویٰ: ج ۱، ص ۲۵۵ تا ۲۵۶)

"عقل و نقل ہر دو لحاظ سے سب سے صحیح مسلک یہی ہے کہ ایسے دو شہر جن میں اتنا فاصلہ ہو کہ ان کے مطلع بدل جائیں جس کا اندازہ ایک ماہ کی مسافت سے کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر کے لیے معتبر نہیں ہونی چاہیے اور قریبی شہروں میں جن کے مابین ایک ماہ سے کم کی مسافت ہو ایک شہر میں رؤیت دوسرے شہر کے لیے لازم اور ضروری ہوگی۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف کے خیال میں یہ رائے بہت معتدل، متوازن اور قرین عقل ہے۔ البتہ اختلافِ مطالع کی حدیں متعین کرنے میں ''ایک ماہ کی مسافت'' کی قید کی بجائے جدید ماہرین فلکیات کے حساب اور ان کی رائے پر اعتماد کیا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔

مجلس تحقیقاتِ شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ منعقدہ ۳، ۴ مئی ۱۹۶۷ء کو مختلف مکاتبِ فکر کے علماء اور نمائندہ شخصیتوں نے مل کر اس مسئلہ کی بابت جو فیصلہ کیا تھا، وہ حسب ذیل ہے:

(۱) نفسُ الامر میں پوری دنیا کا مطلع ایک نہیں بلکہ اختلافِ مطالع مسلم ہے۔ یہ ایک واقعاتی چیز ہے اس میں فقہا کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

(۲) البتہ فقہا اس باب میں مختلف ہیں کہ صوم اور افطارِ صوم کے باب میں یہ اختلافِ مطلع معتبر ہے یا نہیں؟ محققین احناف اور علماءِ امت کی تصریحات اور ان کے دلائل کی روشنی میں مجلس کی متفقہ رائے ہے کہ ''بلادِ بعیدہ میں اس باب میں بھی اختلافِ مطلع معتبر ہے۔''

(۳) بلادِ بعیدہ سے مراد یہ ہے کہ ان میں باہم اس قدر دوری واقع ہو کہ عادتاً ان کی رؤیت میں ایک دن کا فرق ہوتا ہے۔ ایک شہر میں ایک دن پہلے چاند نظر آتا ہے اور دوسرے میں ایک دن کے بعد۔ ان بلادِ بعیدہ میں اگر ایک کی رؤیت دوسرے کے لیے لازم کر دی جائے تو مہینہ کسی جگہ ۲۸ دن کا رہ جائے گا اور کسی جگہ ۳۰ دن قرار پائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے۔

(۴) بلادِ قریبہ وہ شہر ہیں جن کی رؤیت میں عادتاً ایک دن کا فرق نہیں پڑتا، ایک ماہ کی مسافت کی دوری جو تقریباً ۵۰۰ یا ۶۰۰ میل ہوتی ہے کو بلادِ بعیدہ قرار دیتے ہیں اور اس سے کم کو بلادِ قریبہ۔ مجلس اس سلسلہ میں ایک ایسے چارٹ کی ضرورت سمجھتی ہے جس سے معلوم ہو جائے کہ مطلع کتنی مسافت پر بدلتا ہے۔ اور کن کن ملکوں کا مطلع ایک ہے۔ ہندوستان و پاکستان کے بیشتر حصوں اور بعض قریبی ملکوں مثلاً نیپال وغیرہ کا مطلع ایک ہے۔ علماءِ ہند و پاک کا عمل ہمیشہ اسی پر رہا ہے اور غالباً تجربہ سے بھی یہی ثابت ہے۔ اِن ملکوں کے شہروں میں اس قدر بعدِ مسافت نہیں ہے کہ مہینہ میں ایک دن کا فرق پڑتا ہو۔ اس بنیاد پر اِن دونوں ملکوں میں جہاں بھی چاند دیکھا جائے، شرعی ثبوت کے بعد اس کا ماننا ان دونوں ملکوں کے تمام اہل شہر پر لازم ہوگا۔

(۶) مصر اور حجاز جیسے دور دراز ملکوں کا مطلع ہند و پاک کے مطلع سے علیحدہ ہے۔ یہاں کی رؤیت ان ملکوں کے لیے اور ان ملکوں کی رؤیت یہاں والوں کے لیے ہر حالت میں لازم اور قابل قبول نہیں ہے۔ اس لیے کہ اُن میں اور ہند و پاک میں اتنی دوری ہے کہ عموماً ایک دن کا فرق ان میں واقع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ (''جدید فقہی مسائل'' ج ۱، ص ۸۹ تا ۹۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ